طریقت میں فرق کرنا گم راہی کی دلیل ہے، جو لوگ شریعت پر عامل نہیں وہ صوفی کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ پس ہمیں تصوف کو اسی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے۔

● کیسے کیسے لوگ تھے، میں ۳۰ صحابہ اور صحابیات کے سبق آموز اور بامعنی واقعات کو مؤثر انداز اور عام فہم اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔ مصنف کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ ''اُمت مسلمہ میں عظیم شخصیات کا وجود ہمیشہ سے کسی وقفے کے بغیر جاری رہا ہے اور ان شاء اللہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا''۔ (ص ۱۰)

● طوبیٰ، تابش صاحب کی شاعری کا مجموعہ ہے جس میں حمد و نعت اور مناقب خلفاے راشدین پر تقریباً ۹۰ نظمیں شامل ہیں۔ غالب حصّہ نعتوں کا ہے (تعداد ۶۶)۔ مولانا محمد واضح رشید حسنی ندوی تابش صاحب کو 'باکمال' شعرا کی صف میں شامل کرتے ہیں جنھیں ایک طرف دین کی قدروں کا لحاظ ہے تو دوسری طرف وہ فنِ شعر پر بھی قدرت رکھتے ہیں۔ یہ ان کا امتیاز ہے کہ وہ رسولؐ اللہ سے محبت کے اظہار میں حدود سے تجاوز نہیں کرتے۔ مولانا عزیز الحسن صدیقی، حافظ محمد ادریس، مولانا حسن احمد صدیقی، مولانا شاہ ظفر احمد صدیقی جون پوری، مولانا محمد رابع حسنی ندوی اور ڈاکٹر محمود حسن الٰہ آبادی نے بھی تابش مہدی کی شاعری خصوصاً ان کی نعت گوئی کو سراہا اور اس کی تعریف کی ہے۔

● تابش مہدی: ایک سفرِ مسلسل، ڈاکٹر شجاع الدین فاروقی کی تصنیف ہے جس میں ان کے سوانح اور شخصیت پر روشنی ڈالنے کے ساتھ ساتھ، ان کے فکروفن کا تعارف اور تجزیہ شامل ہے۔ تصانیف کے تعارف کے بعد، مضامین اور تبصروں اور ریڈیو سے ان کے نشریوں کی فہارس بھی دی گئی ہیں۔ مختلف شاعروں اور ادیبوں کی تصانیف پر تابش مہدی کے بیسیوں مقدمات اور دیباچوں کی فہرست بھی شامل ہے۔ اسی طرح مختلف علمی اداروں کی طرف سے انھیں ملنے والے انعامات و اعزازات اور اوارڈوں کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ یہ کتاب تابش مہدی کی ہمہ جہت شخصیت کے علمی اور ادبی کارناموں کا ایک جامع اور عمدہ تعارف ہے۔ ڈاکٹر شجاع الدین فاروقی علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کے سٹی اسکول میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ایک باصلاحیت تخلیق کار کی خدمات کا اعتراف اور تذکرہ تخلیق کار کا دل بڑھاتا ہے۔ اس اعتبار سے فاروقی صاحب نے زیرنظر کتاب مرتب کرکے ایک اہم علمی ضرورت کی تکمیل کی ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)